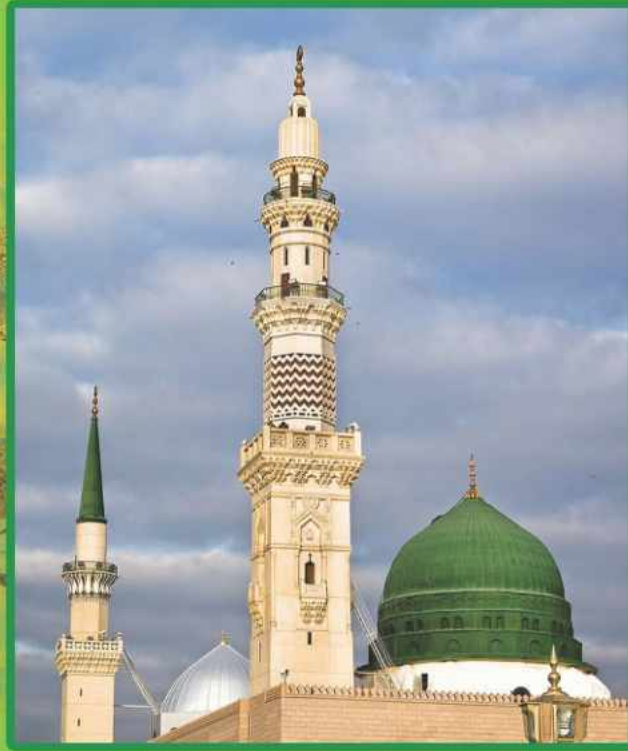


10

لازمی

اسلامیات

برائے جماعت دہم



بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ





اسلامیات

برائے جماعت دہم



برائے:
بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ



اپیل!

بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ طلبہ کے لئے نصاب کے تحت معیاری درسی کتب کی تیاری پر مامور ہے۔ بورڈ اس سلسلے میں نامور ماہرین کی خدمات سے استفادہ کرتا ہے۔ اگرچہ کتابوں کے مواد اور معیار کو بہتر بنانے کے لئے مسلسل کوششیں کی جارہی ہیں۔ اس کے باوجود بھی بہتری کی گنجائش موجود رہتی ہے۔ غلطیوں کے امکانات کو رد نہیں کیا جاسکتا۔ اس پس منظر میں گزارش ہے کہ ہماری رہنمائی فرمائیں تاکہ درسی کتب کے معیار کو مزید بہتر بنایا جاسکے۔

یچی خان مینگل

چیرمین

بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ

فون / فیکس نمبر: 081-2470501

ای میل: btbb_quetta@yahoo.com

جملہ حقوق بحق بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کو محفوظ ہیں

منظور کردہ صوبائی محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کوئٹہ، پاکستان No. SO (Academic)/ EDN:/ 2-6/ 2276 مورخہ 18 جنوری 2013ء مطابق قومی نصاب 2006ء اور نیشنل ٹیکسٹ بک اینڈ لرننگ میٹریل پالیسی 2007ء دفتر ڈائریکٹر ہیورہ آف کریکولم اینڈ ایجوکیشن سینٹر بلوچستان کوئٹہ بحوالہ مراسلہ نمبر 9019/ C.B مورخہ 21 جنوری 2013ء اس کتاب کو بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ نے ناشر سے پرنٹ لائسنس حاصل کر کے سرکاری سکولوں میں مفت تقسیم کے لیے بھی طبع کیا ہے۔ بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ اور ناشر کی تحریری اجازت کے بغیر اس کتاب کا کوئی حصہ کسی امدادی کتاب یا گائیڈ وغیرہ میں شامل نہیں کیا جاسکتا۔

مصنفین: مس سبین اکبر اسٹنٹ پروفیسر، بلوچستان یونیورسٹی آف انفارمیشن ٹیکنالوجی (BUIT)، کوئٹہ

مولانا محمد ہاشم کاکڑ پانیزئی (ایم اے۔ اسلامیات/ عربی) ایڈیٹر — پروفیسر ڈاکٹر غلام محمد جعفر
ذیشان ہاشمی (ایم اے۔ اسلامیات)

پراڈنشل ریویو کمیٹی:

- ڈاکٹر عبدالعلی
- مس شائستہ خیر محمد
- سید مجید شاہ
- عبدالحق بگلانی
- نعمان الحق صدیقی
- پروفیسر نذر محمد
- مسز رضیہ ابراہیم

انٹرنل ریویو کمیٹی:

- ڈاکٹر امام الدین
- خالد محمود
- زبیدہ جبین
- رضوانہ غنی
- پروفیسر عبدالباری رئیسانی

تیار کردہ: نیوکالج پبلی کیشنز (رجسٹرڈ) کوئٹہ

لے آؤٹ ————— امجد قادری

نگران طباعت: عبید اللہ مینگل (ماہر مضمون)

پرنٹر: نیوکالج پبلی کیشنز (رجسٹرڈ) کوئٹہ

صفحہ نمبر	عنوان
	باب اوّل القرآن الکریم
5	منتخب قرآنی آیات (۱۱ تا ۲۰) (ترجمہ و تشریح)
	باب دوئم الحدیث
17	احادیث (۱۱ تا ۲۵)
	باب سوئم موضوعاتی مطالعہ
	(الف) ایمانیات اور عبادات
29	۱۔ عبادات کا معنی و مفہوم، اہمیت و افادیت
33	۲۔ جہاد: تعارف، اقسام اور اہمیت
	(ب) سیرت طیبہ / اسوۂ حسنہ
39	۱۔ خصائل و شمائل نبوی ﷺ
44	۲۔ مناقب اہل بیت اور صحابہ کرامؓ اور
51	عشرہ مبشرہ کرامؓ کا اجمالی تعارف
	(ج) اخلاق و آداب
56	۱۔ احترام انسانیت
60	۲۔ سلام کے آداب
64	۳۔ عفت و حیاء
	باب چہارم ہدایت کے سرچشمے / مشاہیر اسلام
67	۱۔ جابر بن حیان
70	۲۔ موسیٰ بن نصیر

القرآن الکریم - منتخب قرآنی آیات (ترجمہ و تشریح)

آیت نمبر..... ۱۱: (سورة النساء-۴: ۱۰)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ	یَا کُلُوْنَ فِی بُطُونِهِمْ
نَجَسًا	نَجَسًا
یَا کُلُوْنَ فِی بُطُونِهِمْ	یَا کُلُوْنَ فِی بُطُونِهِمْ
نَجَسًا	نَجَسًا

بے شک جو لوگ یتیموں کا مال کھاتے ہیں، اور کچھ نہیں کھاتے وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھڑک رہے ہیں۔

نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا	نَارًا	وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا
آگ	اور غریق داخل ہونگے	آگ (دوزخ)
ہیں، اور غریق برب دوزخ میں داخل ہوں گے۔		

تشریح:..... آیت مبارکہ میں ان لوگوں کو مخاطب کیا جا رہا ہے جو یتیموں کے مال پر نظر رکھتے ہیں اور موقع ملتے ہی اس پر قبضہ کر لیتے ہیں۔ یہ لوگ یتیموں کے والی اور سرپرست بھی ہو سکتے ہیں اور دوسرے لوگ بھی۔ انھیں تنبیہ کی جا رہی ہے کہ یتیموں کے مال کو ہڑپ کر جانا جہنم کی آگ کو اپنے اوپر واجب کر لینے کے مترادف ہے۔ ایسے لوگ اللہ کے نگاہ میں انتہائی گنہگار اور بددیانت ہیں اور سزا کے طور پر انھیں دوزخ میں جلا یا جائے گا۔

آیت نمبر..... ۱۲: (سورة النساء-۴: ۳۶)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَأَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تَشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَيَالِ الَّذِينَ إِحْسَانًا وَ يَذِي الْقُرْبَىٰ	وَأَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تَشْرِكُوا بِهِ	شَيْئًا وَيَالِ الَّذِينَ إِحْسَانًا وَ يَذِي الْقُرْبَىٰ
اور تم عبادت کرو اللہ اور نہ شریک کرو اس کے ساتھ کچھ بھی نہ کرو اور اچھا سلوک کرو ماں باپ سے اور قریب داروں سے	اور نہ شریک کرو اللہ اور نہ شریک کرو اس کے ساتھ کچھ بھی نہ کرو اور اچھا سلوک کرو ماں باپ سے اور قریب داروں سے	اور قریب داروں سے اور اچھا سلوک کرو ماں باپ سے اور قریب داروں سے

وَالْيَتَامَىٰ وَ الْمَسْكِينِ وَ الْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَ الْجَارِ الْجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالْجَنبِ					
اور یتیم (جمع)	اور محتاج (جمع)	اور ہمسایہ	قربت والے	اور ہمسایہ	اجنبی
اور یتیموں اور محتاجوں سے اور قربت والے ہمسایہ سے، اور اجنبی ہمسایہ سے اور پاس بیٹھے والے (ہم جلس) سے،					
وَ ابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا					
و ابْنِ السَّبِيلِ	وَمَا	مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ	إِنَّ اللَّهَ	لَا يُحِبُّ	مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا
اور مسافر	اور جو	تمہاری ایک رکیز۔ غلام،	بیشک اللہ	دوست نہیں رکھتا	جو ہو اترنے والا، بڑا مانے والا
اور مسافر سے، اور جو تمہاری ایک ہوں رکیز۔ غلام، بے شک اللہ اسے دوست نہیں رکھتا جو اترنے والا، بڑا مانے والا ہو،					

تشریح: آیت مبارکہ میں اللہ کے بندوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ایک خدا پر سچے اور پکے دل سے ایمان لائیں۔ اسے وحدہ لا شریک سمجھیں۔ اس کی ذات و صفات میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ حقوق اللہ کے بعد حقوق العباد کی بات کی گئی ہے اور حقوق العباد میں سب سے اہم حقوق والدین کے ہوتے ہیں لہذا کہا گیا ہے کہ اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک و برتاؤ کرو۔ انھیں تکلیف نہ پہنچاؤ۔ ان کا ادب و احترام کرو۔ پھر رشتے داروں، یتیموں اور مسکینوں کے متعلق کہا گیا کہ ان کے حقوق کا خیال رکھو۔ جتنا ممکن ہو سکے ان کی مدد کرو۔ ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو کیونکہ مجبور اور بے سہارا لوگوں کو تنہا نہیں چھوڑا جاسکتا ہے۔ پڑوسیوں سے حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے۔ چاہے وہ رشتہ دار ہوں یا نہ ہوں ان کے ساتھ بہ حیثیت پڑوسی کے اچھا برتاؤ کیا جائے۔ ان کی مدد کی جائے۔ غم و خوشی میں شریک ہو جائے اور کوئی ایسا کام نہ کیا جائے جس سے انھیں اذیت اور تکلیف پہنچے۔ پہلو کے ساتھی سے مراد رفیق سفر، شریک حیات (بیوی) اور وہ شخص ہے جو فائدے کی امید پر کسی کی قربت کو اختیار کرتا ہے۔ ان کے متعلق بھی یہی حکم ہے کہ ان کا خیال رکھا جائے اور ان کے ساتھ حسن سلوک برتا جائے۔

لونڈی اور غلاموں (جو قبضے میں ہوں) کی طرح گھر، دکان، کارخانوں اور دفاتروں کے ملازم اور نوکر چاکر کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کی گئی ہے۔ آیت کے آخری حصے میں تکبر اور غرور کی خاص مذمت کی گئی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور جن جن لوگوں سے حسن سلوک کی تاکید کی گئی ہے اس پر عمل وہی شخص کر سکتا ہے جس کا دل کبر سے خالی ہوگا۔ متکبر اور مغرور شخص صحیح معنوں میں نہ تو حقوق اللہ کی ادائیگی کر سکتا ہے اور نہ ہی بندوں کے حقوق ادا کر سکتا ہے۔ فخر و غرور اور تکبر اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے بلکہ ایک حدیث میں تو یہاں تک آیا ہے کہ:

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبَرٍ۔ (صحیح مسلم، کتاب الایمان)

”وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دل میں ایک ذرے کے برابر بھی غرور ہوگا۔“

پس ہمیں چاہیے کہ غرور و تکبر سے بچتے ہوئے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی احسن طریقے سے کرتے چلے جائیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ					
مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ	سے	وہ	اس	کہنے لکھ دیا	ہر
مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ	بنی اسرائیل	کو جو جس	کوئی قتل کرے	کوئی جان	کسی جان کے بغیر
مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ	یا خدا کرنا				
مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ	اس وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر لکھ دیا	کر جس نے کسی ایک جان کو کسی جان کے (بدلے کے) بغیر یا ملک میں فساد کرنے کے			
فَكَانَ مَثَلٌ لِّلنَّاسِ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَانَتْ مَثَلًا لِّلنَّاسِ جَمِيعًا وَ					
فَكَانَ مَثَلٌ لِّلنَّاسِ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَانَتْ مَثَلًا لِّلنَّاسِ جَمِيعًا وَ	زہین رکھ میں	تو گویا	اس نے تمہارا لوگ	تمام	اور جو جس اکوزندہ رکھا تو گویا اس زندہ رکھا لوگ تمام اور
فَكَانَ مَثَلٌ لِّلنَّاسِ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَانَتْ مَثَلًا لِّلنَّاسِ جَمِيعًا وَ	کے بغیر قتل کیا تو گویا اس نے قتل کیا	تمام لوگوں کو، اور جس نے کسی ایک کو زندہ رکھا دیکھا یا، تو گویا اس نے تمام لوگوں کو زندہ رکھا دیکھا یا، اور ان کے			
لَقَدْ جَاءَهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فِي الْأَرْضِ لَكُسُوفُونَ ﴿٣١﴾					
لَقَدْ جَاءَهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فِي الْأَرْضِ لَكُسُوفُونَ	ان کے پاس آپکے	ہمارے رسولوں	روشن ٹھکانے کرتے	بھر	بیٹک
لَقَدْ جَاءَهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فِي الْأَرْضِ لَكُسُوفُونَ	ان کے پاس آپکے	ہمارے رسولوں روشن ٹھکانے کرتے، پھر اس کے بعد ان میں سے اکثر شک میں حد سے بڑھ جانے والے ہیں۔			

تعارف:..... مندرجہ بالا آیت مبارکہ قرآن مجید کی پانچویں سورت سورۃ المائدہ کی ۳۲ ویں آیت ہے۔ سورۃ المائدہ مدنی سورت ہے۔ اس میں ۱۲۰ آیات اور ۱۶ رکوع ہیں۔

تشریح:..... اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے انسانی جان کی حرمت کو بیان فرمایا ہے کہ کسی انسان کا قتل ناحق پوری انسانیت کے قتل کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانی جان کی قدر و قیمت کو واضح کرنے کے لیے بنی اسرائیل پر یہ حکم نازل فرمایا کہ وہ ناحق کسی کو قتل نہ کریں۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ کے ہاں انسانی خون کی کتنی اہمیت اور مکرمیم ہے۔ یہاں یہ بات سمجھ لیتا بے حد ضروری ہے کہ یہ اصول صرف بنی اسرائیل ہی کے لیے نہیں تھا۔ اسلام کی تعلیمات کے مطابق بھی یہ اصول ہمیشہ کے لیے ہے۔ اس بات کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں نوع انسانی کی زندگی کی بقاء اس بات پر انحصار کرتی ہے کہ ہر انسان کے دل میں دوسرے انسان کی جان کا احترام موجود ہو اور ہر کوئی ایک دوسرے کی زندگی کی بقاء اور تحفظ کے لیے مددگار بننے کا جذبہ رکھتا ہو۔ جو شخص ناحق کسی کی جان لیتا ہے وہ صرف ایک ہی فرد پر ظلم نہیں کرتا بلکہ اپنے اس عمل سے یہ بھی ثابت کرتا ہے کہ اس کا دل حیات انسانی کے احترام اور ہمدردی سے خالی ہے لہذا وہ پوری کی پوری انسانیت کا دشمن ہے۔ اس کے برعکس جو شخص انسان کی زندگی کے قائم رہنے میں مددگار بنتا ہے وہ درحقیقت انسانیت کا حامی ہے کیونکہ اس میں وہ صفت پائی جاتی ہے جس پر انسانیت کی بقاء کا انحصار ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ہمیں	سزا	جو لوگ جگ کرتے ہیں	اللہ اور اس کا رسول اور سچا کرتے ہیں	وَيَسْعُونَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا
اور زمین میں فساد کرنے	وَالَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعُونَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا	وَالَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعُونَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا	وَالَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعُونَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا	وَالَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعُونَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا

یہی سزا ہے ان کی) جو لوگ انداز اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور سعی کرتے ہیں ملک میں فساد پھیلانے

أَنْ يُقْتَلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا

کودہ قتل کئے جائیں یا وہ ٹوٹی ہوئی ہوں یا کاٹنے جائیں ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں سے ایک دوسرے مخالف یا ایک دوسرے طرف سے اڑا دیئے جائیں یا سوئی دیئے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹنے جائیں مخالف جانب سے ایک دوسرے طرف سے

مِنْ الْأَرْضِ ذَلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ

ملک سے یہ ان کے لئے رسوائی دنیا میں اور ان کے لئے آخرت میں عذاب بڑا

(پاؤں یا یک دوسرے کر دینے جائیں، یہ ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب ہے۔)

تشریح:..... آیت مبارکہ میں ”زمین“ سے مراد وہ جگہ (ملک، ریاست، علاقہ) ہے جہاں اسلامی حکومت قائم ہو اور جس میں امن و امان قائم کرنے کی ذمہ داری اسلامی حکومت کی ہو۔ خدا اور اس کے رسول سے لڑنے کا مطلب اس نظامِ صالح کے خلاف جنگ کرنا ہے جو اسلامی حکومت نے ملک میں قائم کر رکھا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دنیا میں اس لیے بھیجا کہ وہ ایک صالح نظام قائم فرمائے جو پوری انسانیت کے لیے نافع ہو جو ملک میں امن و امان کو قائم کرے۔ ایسا نظام ترتیب دے کہ جس سے ہر شخص کو اس کا پورا پورا حق ملے۔ اگر اس نظام کو کوئی بگاڑے چاہے وہ ایک انسان ہو یا کوئی گروہ اور جماعت تو اس کے متعلق احکامات دیئے گئے ہیں کہ ایسے افراد کو قتل کر کے صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے۔ یا انھیں دوسرے لوگوں کے لیے عبرت بنانے کی غرض سے سرعام پھانسیاں دی جائیں۔ یا ان کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے جائیں۔ ہاتھ پاؤں مخالف جانب سے کاٹ دیئے جائیں۔ اگر دایاں ہاتھ کاٹ دیا گیا ہے وہاں بائیں پاؤں بھی کاٹا جائے گا یعنی داہنے ہاتھ کے ساتھ بائیں پاؤں بھی کاٹ دیا جائے تاکہ ایسے لوگ معاشرے میں نشانِ عبرت بن کر رہیں یا پھر انھیں اس سرزمین سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نکال دیا جائے۔ ان سزاؤں کا مقصد صرف یہی ہے کہ ایک صالح معاشرے کو بگڑنے سے بچایا جاسکے۔

آیت کے آخری حصے میں اللہ تعالیٰ اس بات کی بھی وضاحت فرماتے ہیں کہ یہ سزائیں تو انھیں دنیا ہی میں ملیں گی مگر ان کا گناہ اتنا بڑا اور سنگین ہے کہ انھیں اس کا جواب روزِ قیامت میں بھی خدا کو دینا ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے ایسے مفسد انسانوں کے لیے آخرت میں بھی بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ یہ مفسدین اس عذاب سے کبھی نہیں بچ سکیں گے۔

آیت نمبر..... ۱۵: (سورة المائدہ-۵: ۳۴)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَا الَّذِیْنَ تَابُوا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقُولَ دُعَا عَلَیْهِمْ فَاَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝					
اَلَا الَّذِیْنَ تَابُوْا	مِنْ قَبْلِ	اَنْ تَقُولَ دُعَا	عَلَیْهِمْ	فَاَعْلَمُوْا	اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ
مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کر لی	اس سے پہلے	کہ تم قابو پاؤ	اُن پر	تو جان لو	کہ اللہ بخشنے والا مہربان
مگر وہ لوگ جنہوں نے اس سے پہلے توبہ کر لی کہ تم قابو پاؤ اُن پر، تو جان لو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔					

تشریح:..... آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ اس پس منظر میں بیان فرما رہے ہیں کہ وہ لوگ جو زمین میں فساد برپا کرتے ہیں اور اس نظام صالح کو بگاڑنے کی کوشش کرتے ہیں جسے اللہ کے رسول نے اللہ کی مرضی سے قائم فرمایا ہے۔ وہ اگر گرفتار ہونے سے پہلے توبہ کر لیں اور اس بات کی یقین دہانی کرائیں کہ وہ آئندہ ایسا کام ہرگز نہ کریں گے اور اسلامی حکومت کی اطاعت کا اعلان کر دیں تو پھر چاہیے کہ انھیں معاف کر دیا جائے اور مذکورہ سزائیں نہ دی جائیں۔

آیت کے آخری حصے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی معاف کرنے والی اور رحم کرنے والی صفات کا خصوصی ذکر اس لیے فرمایا ہے کہ اسلامی حکومت کے کارندے اور کرتا دھرتا انھی صفات کو اختیار کرتے ہوئے سچے دل سے توبہ کرنے والوں کو معاف کر دیں اور ان پر دست درازی نہ کریں کیونکہ ان کا رب سب سے زیادہ طاقتور اور بااختیار ہونے کے باوجود بھی لوگوں کو ان کی غلطیوں پر معاف کرتا ہے اور انھیں سدھرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ تو انھیں بھی چاہیے کہ وہ بھی ایسا ہی کریں۔

آیت نمبر..... ۱۶: (سورة التوبہ-۹: ۲۴)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَاؤُكُمْ وَاَبْنَاؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَاَمْوَالٌ					
قُلْ اِنْ كَانَ	اٰبَاؤُكُمْ	وَاَبْنَاؤُكُمْ	وَاِخْوَانُكُمْ	وَاَزْوَاجُكُمْ	وَعَشِيرَتُكُمْ وَاَمْوَالٌ
کہیں اگر	ہوں تمہارے باپ دادا	اور تمہارے بیٹے	اور تمہارے بھائی	اور تمہاری بیویاں	اور تمہارے گھنے اور مال جمع
اگر تمہارے باپ دادا، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، اور تمہاری بیویاں، اور تمہارے گھنے، اور مال جو تم نے کمائے،					
اِقْتَرَفْتُمْوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسْكِينٌ تَرْضَوْنَهَا احَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنْ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ					
اِقْتَرَفْتُمْوهَا	وَتِجَارَةٌ	تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا	وَمَسْكِينٌ	تَرْضَوْنَهَا	اِحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنْ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ
جو تم نے کمائے	اور تجارت	تم ڈرتے ہو اس کا نقصان اور حویلیاں	جو تم پسند کرتے ہو	زیادہ پیاری تمہارے گھنے، اللہ سے اور اس کا رسول	
اور تجارت جس کے نقصان سے تم ڈرتے ہو، اور حویلیاں جو تم پسند کرتے ہو، تمہیں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور					
وَجِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهِ فَتَرْجَبُّوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِہٖ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ۝					
وَجِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهِ	فَتَرْجَبُّوْا	حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰهُ	بِاَمْرِہٖ	وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی	الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ۝
اور جہاد اس کی راہ میں	انصرام کرو	پہنچے کہ اللہ آجائے	اس کا حکم	اور اللہ ہدایت نہیں دیتا	لوگ نافرمان
اس راہ میں جہاد سے زیادہ پیارے ہوں تو انصرام کرو یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے، اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔					

تعارف:..... مندرجہ بالا آیت مبارکہ قرآن مجید کی نویں سورت سورۃ التوبہ کی ۲۳ ویں آیت ہے۔ سورۃ التوبہ مدنی سورت ہے۔ اس میں ۱۲۹ آیات اور ۱۶ رکوعات ہیں۔

تشریح:..... آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ باپ، بیٹوں، بھائیوں، بیویوں اور عزیز و اقارب سے محبت ایک فطری جذبہ ہے۔ انسان دن رات کی ننگ و دو اور محنت سے جو کچھ کماتا ہے وہ سب کچھ اسے بہت عزیز ہوتا ہے۔ دنیا کا ہر انسان اپنے پیشے اور کام جس سے اس کی روزی و وابستہ ہوتی ہے اس سے محبت کرتا ہے۔ اپنے اور اپنے بچوں کے لیے گھر بناتا ہے جو اس کے لیے جنت کی طرح ہوتا ہے۔ جسے وہ بہت عزیز رکھتا ہے۔ یہ ساری چیزیں اپنی اپنی جگہ بے حد ضروری ہیں اور ان سے محبت بھی فطری اور طبعی ہے جو بری بات ہرگز نہیں ہے۔ ہاں اگر ان رشتوں اور چیزوں کی محبت اللہ اور اس کے رسول کی محبت سے زیادہ ہو جائے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے میں مانع ہو جائے تو پھر یہ بات اللہ کو سخت ناپسند ہے۔ احادیث میں نبی ﷺ نے بھی اس مضمون کو وضاحت سے بیان فرمایا ہے مثلاً ایک مرتبہ حضرت عمر فاروقؓ نے کہا ”یا رسول اللہ مجھے آپ اپنے نفس کے سوا ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”جب تک میں مومن کو اس کے اپنے نفس سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں اس وقت تک وہ مومن نہیں۔“ یہ سن کر حضرت عمرؓ نے کہا ”خدا کی قسم اب آپ ﷺ مجھے اپنے نفس سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”اے عمر اب تم مومن ہو۔“

رَبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ۔ (مسلم، کتاب الامارۃ)

اسی طرح جہاد کی اہمیت کو آپ ﷺ نے ان لفظوں میں ارشاد فرمایا ”(اللہ کے راستے میں) ایک دن اور ایک رات پہرہ دینا ایک مہینے کے روزے اور نقلی عبادات سے بہتر عبادت ہے۔“
پس ہم نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت سے بڑھ کر کسی رشتے اور کسی اور چیز سے محبت نہیں کرنی ہے۔ یہی ہمارے ایمان کا تقاضا ہے اور اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے ہمہ تن تیار رہنا ہے۔

آیت نمبر..... ۱۷: (سورۃ التوبہ۔ ۹: ۳۳)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ									
هُوَ الَّذِي اَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَ عَلٰی الدِّیْنِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝									
وہ	دہ	بھیا	اپنا رسول	ہدایت کے ساتھ	اور	دین حق	ناکارے ٹھہرے	پر	دین
وہ	دہ	بھیا	اپنا رسول	ہدایت کے ساتھ	اور	دین حق	ناکارے ٹھہرے	پر	دین
وہ جس نے اپنا رسول بھیجا ہدایت کے ساتھ اور دین حق کے ساتھ، تاکہ اسے تمام دینوں پر غلبہ دے، خواہ مشرک پسند نہ کریں۔									

تشریح:..... اس آیت مبارکہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے مقصد کو بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ جس ہدایت اور دین برحق کو اللہ کی طرف سے لے کر آئے ہیں وہ حقیقی اور سچا دین ہے اور آپ ﷺ نے اس دین کو دنیا میں موجود تمام مذاہب پر غالب کرنا ہے اور چونکہ آپ ﷺ کا لایا ہوا دین برحق ہے تو وہ خود بخود دنیا کے ہر مذہب پر چھا جائے گا۔ اسے نہ ماننے والے اپنی لاکھ کوششوں کے باوجود بھی روک نہ پائیں گے کیونکہ حق آکر رہتا ہے اور باطل مٹ جاتا ہے کیونکہ باطل ہوتا ہی مٹنے کے لیے ہے۔

آیت نمبر..... ۱۸: (سورۃ الحج- ۳۹:۲۲)



تعارف:..... مندرجہ بالا آیت مبارکہ قرآن مجید کی ۲۲ ویں سورت سورۃ الحج کی آیت نمبر ۳۹ ہے۔ سورۃ الحج مدنی سورت ہے۔ اس میں ۸ آیات اور ۱۰ رکوع ہیں۔

تشریح:..... مفسرین کے مطابق یہ وہ آیت ہے جس میں سب سے پہلے اہل ایمان کو جہاد کی اجازت دی گئی۔ آیت مبارکہ میں اس بات کی بھی وضاحت موجود ہے کہ یہ اجازت مظلومیت کے خاتمے کے لیے دی گئی تھی کیونکہ یہ سچ ہے کہ اگر مظلوموں کی مدد اور ان کی داد رسی نہ کی جائے تو پھر دنیا میں زور آور کمزوروں کو اور باوسائل بے وسیلہ لوگوں کو جینے ہی نہ دیں۔ جس سے زمین فساد سے بھر جائے۔ تاریخ اسلام کے مطالعہ سے یہ بات اچھے طریقے سے واضح ہو جاتی ہے کہ جب مشرکین اور کفار اور ان کے ساتھی (یہود و نصاریٰ) نے مل کر ظلم اور زیادتی کی انتہا کر دی اور مسلمانوں کو مدینہ ہجرت کر جانے کے بعد بھی تنگ کرنا نہ چھوڑا تب اللہ نے آنحضرت ﷺ کو ان ظالموں کے خلاف لڑنے کی اجازت دے دی۔ تاکہ اس فتنے کو جڑ سے اکھاڑ کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے پھینک دیا جائے۔

ساتھ ہی ساتھ آیت کے آخری حصہ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی ڈھارس بھی بندھائی ہے کہ بے شک تم تعداد میں تھوڑے ہو جبکہ تمہارے مقابلے میں کفار مشرکین اور ان کے ساتھی کئی گنا زیادہ ہیں مگر تم پریشان ہرگز مت ہونا تمہارا اللہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ اس بات پر اختیار رکھتا ہے کہ کم تعداد والوں کو زیادہ تعداد والوں پر غالب کر دے۔ اور تمہارا دشمن صرف تمہارا دشمن ہی نہیں ہے بلکہ وہ ظالم تو اللہ کے دشمن ہیں اور اللہ اپنے مخالفوں سے نمٹنا خوب جانتا ہے۔ پس جن کے ساتھ اللہ کی مدد ہوتی ہے وہ کسی میدان میں پیچھے نہیں ہٹتے۔

آیت نمبر..... ۱۹: (سورۃ الحج ۲۲: ۴۰)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَنْ يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ	یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّا اَنْ یَقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ
جو لوگ نکالے گئے اپنے گھر سے ناحق، مگر وہ کہتے ہیں ہمارا رب اللہ ہے اور اگر اللہ نہ نہ کرنا لوگوں کو	لوگ نکالے گئے اپنے گھروں سے ناحق، مگر وہ کہتے ہیں ہمارا رب اللہ ہے اور اگر اللہ نہ نہ کرنا لوگوں کو
بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ تَهْدِي مَتَّ صَوَامِعَ وَبِيَعٍ وَصَلَوَاتٍ وَمَسْجِدٍ يُذْكَرُ فِيهَا	بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ يَهْدِي مَتَّ صَوَامِعَ وَبِيَعٍ وَصَلَوَاتٍ وَمَسْجِدٍ يُذْكَرُ فِيهَا
ان کے بعض دوسرے سے، تو صومے اور عبادت خانے، عبادت خانے اور مسجدیں، اور عبادت خانے اور مسجدیں، اور عبادت خانے اور مسجدیں	ان کے بعض دوسرے سے، تو صومے اور عبادت خانے، عبادت خانے اور مسجدیں، اور عبادت خانے اور مسجدیں، اور عبادت خانے اور مسجدیں
اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا وَلِيَنْصُرَنَّهُ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرْهُ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝	اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا وَلِيَنْصُرَنَّهُ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرْهُ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝
اللہ کا نام بہت بکثرت اور اللہ کی مدد کرنا ہے، جو اس کی مدد کرتا ہے، اللہ قوی اور طاقتور ہے۔	اللہ کا نام بہت بکثرت اور اللہ کی مدد کرنا ہے، جو اس کی مدد کرتا ہے، اللہ قوی اور طاقتور ہے۔

تشریح:..... آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں کا ذکر کر رہے ہیں جنہیں کفار مکہ نے ان کے گھروں سے نکال دیا اور ظلم و ستم کی یہ انتہا کر دی کہ وہ بیچارے ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے۔ ان ظالموں کے ہاتھوں انہیں اپنا وطن چھوڑنا پڑا۔ اپنے گھر بار اور کام دھندوں سے ہاتھ دھونے پڑے صرف اس لیے کہ وہ ایک خدائے واحد پر ایمان لے آئے تھے۔ انہوں نے شرک اور بت پرستی کو ترک کر دیا تھا۔ اب وہ جاہلوں کے راستے پر چلنا نہیں چاہتے تھے۔ اس بات کی انہیں یہ سزا دی گئی کہ انہیں بے وطن کر دیا گیا۔ آگے مزید فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ذریعے ہی سے ہٹاتا اور دفع کرتا ہے۔ ورنہ اگر کسی گروہ، جماعت یا قوم قبیلے کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اقتدار اور اختیار مل جائے تو وہ طاقت اور اختیار کے نشے میں دوسرے انسانوں کا جینا ہی دو بھر کر دے، سارے نظام پلٹ کر رکھ دے، ہر کسی سے بے خوف ہو جائے اور طاقت کے نشے میں اس حد تک بڑھ جائے کہ عبادت گاہیں بھی اس کے شر سے محفوظ نہ رہ سکیں۔ اسی بات کو اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ میں بھی بیان فرمایا ہے۔

”اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے نہ ہٹاتا رہتا تو زمین میں فساد مچ جاتا۔ مگر اللہ دنیا والوں پر بڑا افضل فرمانے والا ہے۔“

(سورۃ البقرۃ ۲۵)

اللہ نے اپنے ایسے مددگاروں کے لیے بڑی کامیابیاں رکھی ہیں کیونکہ وہ ہر چیز پر اختیار رکھتا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الَّذِينَ	إِنْ	مَكَتْلَهُمْ	فِي	الْأَرْضِ	أَقَامُوا	الصَّلَاةَ	وَ	آتَوْا	الزَّكَاةَ	وَأَمَرُوا	بِالْمَعْرُوفِ
وہ لوگ	اگر	ام دسترس دیں	زمین	مک میں	قائم کریں	نماز	اور	زکوٰۃ	زکوٰۃ	اور حکم دیں	نیک کاموں کا
وہ لوگ	اگر	ام	مک میں	دسترس	راستہ	دیں	تو نماز	قائم	کریں	اور	زکوٰۃ
دیں	تو نماز	قائم	کریں	اور	زکوٰۃ	دیں	اور	نیک	کاموں	کا	حکم
دیں	اور	نیک	کاموں	کا	حکم	دیں	اور	برائی	سے		
وَلَهُوَ	عَنِ	الْمُنْكَرِ	وَاللَّهُ	عَاقِبَةُ	الْأُمُورِ						
اور وہ	روہیں	برائی	اور اللہ	عاقبت	امور						
رہیں	اور	تمام	کاموں	کا	انجام	اللہ	جسے	لئے	ہے		

وَلَهُوَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاللَّهُ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ

وَلَهُوَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاللَّهُ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ

رہیں اور تمام کاموں کا انجام اللہ جسے لئے ہے۔

تشریح:..... آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ اپنے مددگاروں کے متعلق فرما رہے ہیں کہ ان لوگوں میں یہ صفات اور خصوصیات ہوتی ہیں کہ اگر دنیا میں انھیں حکومت اور اقتدار بخشا جائے تو ان کا ذاتی کردار فسق و فجور اور کبر و غرور کے بجائے نمازوں کا قائم کرنا ہوتا ہے۔ ان کی دولت عیاشیوں اور نفس پرستی کے بجائے زکوٰۃ ادا کرنے میں خرچ ہوتی ہے اور ان کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ غریبوں پر اپنا مال خرچ کریں۔ ان کا نفس لالچ اور طمع سے خالی ہوتا ہے۔ وہ دولت کو سمیٹنے اور جمع کرنے کے بجائے کھلے دل سے اللہ کے راستے پر خرچ کرنے والے ہوتے ہیں۔ یہ ایسے متقی اور نیک لوگ ہوتے ہیں کہ دوسروں کو بھی نیکی کا حکم دیتے ہیں۔ ان کی حکومت نیکی کے فروغ کے لیے کوشاں رہتی ہے اور وہ نہ صرف خود برائیوں سے بچتے ہیں بلکہ اپنی قوت اور اختیار استعمال کرتے ہوئے برائیوں کا خاتمہ کرتے چلے جاتے ہیں۔ وہ ہر طرح سے لوگوں کو برائیوں سے محفوظ رہنے کی ترغیب دلاتے ہیں۔

آیت کے آخری حصے میں اس بات کی وضاحت بھی کر دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر کائنات میں ایک پتہ بھی نہیں ہل سکتا ہے یعنی وہ جسے چاہتا ہے اقتدار بخشا ہے۔

مشق

1- ذیل میں دیئے گئے سوالات کے جوابات اپنی کاپیوں پر تحریر کریں۔

- قرآنی تعلیمات کی روشنی میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے لڑنے والوں اور زمین میں فساد برپا کرنے والوں کے متعلق کیا احکامات دیئے گئے ہیں؟ تفصیل سے بیان کریں۔
- ایک انسان کے قتل ناحق کو پوری انسانیت کا قتل قرار دیا گیا ہے۔ کیوں؟

- (iii) ایک سچے مومن کو سب سے زیادہ محبت اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے کرنی چاہیے۔ اس بات کی وضاحت سورۃ التوبہ کی آیت نمبر ۲۴ سے کریں۔
- (iv) انسانوں کا باہمی مدافعت کا تصور سورۃ الحج کی آیت نمبر ۴۰ سے پیش کریں۔
- (v) اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحج کی آیت نمبر ۴۱ میں اسلامی حکومت کے کیا کیا مقاصد اور اہداف بیان کیے ہیں۔ اپنے لفظوں میں وضاحت کریں۔

2- خالی جگہ پُر کریں۔

- (i) اور تم سب اللہ کی کرو اور اس کے ساتھ کسی کو نہ ٹھہراؤ۔
- (ii) وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دل میں کے ایک دانے کے برابر بھی ہوگا۔
- (iii) اللہ نافرمان لوگوں کو نہیں دیتا۔
- (iv) تمام کاموں کا انجام ہی کے لئے ہے۔
- (v) جان لو کہ اللہ والا مہربان ہے۔

3- درست اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

- (i) حقوق العباد میں سب سے بڑا حق ہمسایوں کا ہے۔
- (ii) دین اسلام غرور و تکبر کی مذمت کرتا ہے۔
- (iii) دین اسلام میں انسانی جان کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔
- (iv) جس انسان کا دل حیات انسان کے احترام سے خالی ہے وہ پوری انسانیت کا دشمن ہے۔
- (v) سچے دل سے توبہ کرنے والوں کو بھی معاف نہیں کرنا چاہیے۔
- (vi) ”ایک دن اور ایک رات جہاد میں بسر کرنا ایک سال کے روزے اور نوافل عبادات سے بہتر عبادت ہے۔“
- (vii) آنحضرت ﷺ اس دنیا میں اس لیے تشریف لائے تھے کہ وہ دین اسلام کو تمام مذاہب پر غالب کر دیں۔

4- ذیل میں دیئے گئے جملے کس کی طرف اشارہ کر رہے ہیں؟

- (i) ایسے لوگ اپنے پیٹ جہنم کی آگ سے بھر رہے ہیں۔
- (ii) یہ انسانوں کو توحید کی طرف بلاتے ہیں اور دین حق کو قائم کرنے اور شر کی جگہ خیر کو فروغ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

(iii) اقامتِ صلوٰۃ و زکوٰۃ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا اہتمام۔

(iv) یہ اللہ کی چہیتی قوم تھی۔

(v) انھیں قتل کر دیا جائے سولی پر چڑھا دیا جائے یا ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں یا انھیں جلاوطن کر دیا جائے۔

5۔ ذیل میں پوچھے گئے سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔

(i) ”جس نے ایک انسان کو بچایا اس نے گویا پوری انسانیت کو بچالیا“ اس ارشادِ پاک کی وضاحت کیجئے۔

(ii) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی وضاحت کیجئے۔

(iii) اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کفار کے خلاف جنگ کی اجازت کیوں دی تھی؟

(iv) حق آکر رہتا ہے اور باطل مٹ جاتا ہے۔ وضاحت کریں۔

(v) عشق رسول ﷺ کیوں ضروری ہے؟